غـزلیں

علینا عترت

○

لو آفتاب نے سب ختم اختلاف کیا
دھواں دھواں تھے جو منظر سبھی کو صاف کیا

شفق کا لال دوپٹہ اوڑھا کے وادی کو
وجود عشق کا سورج نے اعتراف کیا

کسی خیال میں غرقاب گرم سانسوں نے
دبی ہوئی کسی حسرت کا انکشاف کیا

اک آبشار کی شفاف نرم ہلچل نے
کمال کر دیا سنگ بدن شگاف کیا

کہ بازگشت تو جاری ہے ان گھٹاؤں کی
یہ بارشوں نے کہاں جا کے اعتکاف کیا

گھٹا نے چاند کا گھونگھٹ سنوارنے کے لیے
حصار نور میں سو مرتبہ طواف کیا

تمہارے خوف سے ہم منہ چھپائے پھرتے ہیں
یہ روشنی سے اندھیروں نے اعتراف کیا

شہناز رحمت

○

میری خاموش محبت کی یہ قیمت دی ہے
اس نے ٹھکرا کے مجھے درد کی دولت دی ہے

آپ کو بھول سکوں دل کو کہیں بہلاؤں
آپ کی یاد نے کب مجھ کو یہ مہلت دی ہے

پاس بیٹھوں ترے اور تجھ کو بھی دیکھے جاؤں
میری آنکھوں کو کہاں اتنی اجازت دی ہے

دردمندی سے محبت سے ملوں میں سب سے
میرے اجداد نے ورثے میں یہ فطرت دی ہے

کام اوروں کے میں آتی رہوں مرتے دم تک
میرے خالق نے مجھے جتنی بھی طاقت دی ہے

میری زلفوں کو سنوارے مرا آنچل چھو لے
اے ہوا کس نے تجھے آج یہ جرأت دی ہے

کیوں مرے ساتھ ہی رویا ہے مرا آئینہ
نوحہ گر تو نے اسے کون سی صورت دی ہے

تیری دنیا میں ہے مجروح مری آئینہ
کیا اسی واسطے یہ سادہ طبیعت دی ہے

زخمِ دل بھر گئے کچھ اور عنایت کردیں
اتنی سی بات واسطے یہ سادہ طبیعت دی ہے

اس نے مجھ کو فقط غم ہی نہیں بخشے ہیں
میرے لہجے کو جنوں سوچ کو وحشت دی ہے

سب سے ملتا ہے تو ہنس ہنس کے ستم ڈھاتا ہے
میرے جذبوں کو کہاں تو نے یہ قربت دی ہے

19009، ٹاور بی، 14th ایونیو، گوڑ سٹی 2، گریٹر نوئیڈا، موبائل: 8882688571
23/H/1/95، کوسی پورے روڈ، نزد ہریجن پاٹھشالہ نمبر 1، موبائل: 8013055406